

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض اسلامی معاشرے میں بہت سی خلافت ورزیاں پائی جاتی ہیں، جن میں سے بعض کا تعلق تو قبروں سے ہے، اور بعض کا تعلق حلف، قسم اور نذر وغیرہ سے ہے، اور چونکہ ان میں سے بعض شرک اکبر کے قبیل سے ہوتی ہیں جن کے کرنے سے انسان دین سے خارج ہو جاتا ہے اور بعض اس سے ہلکی ہوتی ہیں، اس لیے ان کے احکام بھی ایک دوسرے سے مختلف ہو سکتے ہیں، اس لیے بہتر ہوگا کہ آپ ان لوگوں کے لیے مذکورہ مسائل کے احکام تفصیل سے بیان کر دیں، اور عام مسلمانوں کو بھی ان امور میں سستی و کاہلی بتنے سے منع کرتے ہوئے نصیحت فرمادیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

بہت سے لوگوں کو اس بات کی تمیز ہی نہیں ہو پائی کہ قبروں کے پاس کیا کیا کیا چیزیں مشروع ہیں، اور کون کون سے کام شرک اور بدعت ہیں، جبکہ بہت سے لوگ جمالت اور اندھی تقلید کے سبب بعض اوقات شرک اکبر میں مبتلا ہو جاتے ہیں، ایسی صورت میں ہر جگہ کے علماء پر واجب ہے کہ وہ لوگوں کے لیے دین کو واضح کریں، توحید اور شرک کی حقیقت ان سے بیان کریں، اور ساتھ ہی ساتھ وہ انہیں شرک کے اسباب و وسائل نیز ان کے اندر پھیلنے والی نوح بنوح بدعتوں سے آگاہ کریں تاکہ وہ ان سے اجتناب کر سکیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْفُرُوهَ... ۱۸۷ ... سورة آل عمران

”اور (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! وہ وقت یاد کرو) جب اللہ تعالیٰ نے کتاب والوں سے عہد لیا کہ تم اس کتاب کو (جو تمہیں دی گئی ہے) لوگوں سے (صاف صاف) بیان کر دینا اور اسے چھپانا نہیں۔“

ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَدْمَايَةٍ لِّلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ ۱۵۹ ... سورة البقرة

جو لوگ ہماری کتابی ہوتی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں باوجودیکہ ہم اسے اپنی کتاب میں لوگوں کے لئے بیان کر چکے ہیں، ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے (159) مگر وہ لوگ جو توبہ کر لیں اور اصلاح کر لیں اور بیان کر دیں، تو میں ان کی توبہ قبول کر لیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہوں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

(جو کسی بھلے کام کی رہنمائی کرے گا تو اسے بھی اس کام کے کرنے والے کے برابر جملے گا۔) صحیح مسلم

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جوراء ہدایت کی دعوت دے گا تو اسے بھی اس کی پیروی کرنے والوں کے برابر جملے گا، اور یہ ان کے اجر میں کوئی کمی نہ کرے گا، اور جوراء ضلالت کی طرف بلائے گا تو اس کے اوپر بھی اس کی پیروی کرنے والوں کے برابر (گناہ ہوگا، اور یہ ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہ کرے گا۔) صحیح مسلم

نیز صحیحین میں معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی صحیح سمجھ عطا کر دیتا ہے۔“

علم کی نشر و اشاعت اور لوگوں کو اس کی ترغیب دلانے، نیز علم کو چھپانے یا اس سے بے رخی بتنے سے دور رہنے کے سلسلہ میں اور بھی بہت ساری آیات و احادیث وارد ہیں۔

البتہ قبروں کے پاس جو طرح طرح کے شرک و بدعات اکثر ملکوں میں کئے جاتے ہیں توبہ چیز بالکل عیاں ہیں، اس پر خصوصی توجہ دے کر لوگوں کو اس کی حقیقت سے آگاہ کرنا اور اس کے انجام سے ڈرانا چاہیے، مثلاً مردوں کو پکارنا، ان سے فریاد کرنا، اور بیماروں کے لیے شفا اور دشمنوں پر فتح وغیرہ کا سوال کرنا، یہ سارے کام شرک اکبر ہیں جو زمانہ جاہلیت میں لوگ کیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِي لَكُمْ لِقَاءُ يَوْمِكُمْ هَٰذَا... سورة البقرة ۲۱

”اے لوگو! اپنے پروردگار کی بندگی کرو جس نے تم کو اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا، تاکہ تم پر ہمیزگار ہو جاؤ۔“

اور فرمایا:

وَمَا تَلْقَتْ اِلْحٰنَ وَالْاِنْسَ وَالْاِيْحٰنِ... سورة الذاريات ٥٦ ...

”اور میں نے جن اور انسان کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں۔“

اور فرمایا:

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوا اِلٰهًا اٰنَا وَاَلَّا تُولٰٓئِدِيْنَ اِحْسٰنًا اِنَّا نَبْلَغُنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدٌ بِنَا اَوْ كَلَّا بِنَا فَاَلَّا تَقْتُلُ نَفْسًا اَوْ كَلَّا بِنَا فَاَلَّا تَقْتُلُ نَفْسًا اَوْ كَلَّا بِنَا... سورة الاسراء ٢٣ ...

اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا یہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اٹھنا۔ ”نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب و احترام سے بات چیت کرنا۔“

وَمَا اُمِرُوا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنْفَاءً وَّلِيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُوْتُوْا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقِيٰمَةِ... سورة البقرة ٥ ...

”انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لئے دین کو خالص رکھیں۔ ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز کو قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا۔“

اس معنی کی اور بھی بہت سی آیتیں موجود ہیں۔

جس عبادت کے لیے اللہ تعالیٰ نے جن اور انسان کو پیدا کیا اور جس کا انہیں حکم دیا وہ یہی توحید عبادت ہے، یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، قربانی، ہذا اور ان کے علاوہ ہر طرح کی عبادت و اطاعت کو اللہ کے لیے خاص کر دیا جائے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ اِنَّ صَلٰتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلرَّبِّ الْعَالِيْنَ ١٦٢ لَّا شَرِيْكَ لَهُ وَبَدَّلْتُ امْرُؤًا وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ١٦٣ ... سورة الانعام

آپ فرمائیے کہ بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو سارے جہان کا مالک ہے (162) اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا ہوں۔“

مذکورہ آیت میں "نسک" سے مراد عبادت ہے، اور قربانی بھی عبادت کی ایک قسم ہے۔

اور فرمایا:

اِنَّا عَظِيْمٌ لِّلْكَوْثَرِ ١ فَضَّلْنَا لِبٰبَتِ وَانْحَرِ ٢ اِنَّ شَانِئَكَ بِمُوْا لَيْسَ ٣ ... سورة الكوثر

”یقیناً ہم نے تجھے (حوض) کوثر (اور بہت کچھ) دیا ہے (1) پس تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر (2) یقیناً تیرا دشمن ہی لاوارث اور بے نام و نشان ہے۔ (3)“

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(اللہ کی لعنت ہو اس شخص پر جس نے غیر اللہ کے لیے قربانی کی) (صحیح مسلم بروایت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاِنَّ الْمَسْجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ اٰنَا... سورة الحج ١٨ ...

”اور مسجدیں اللہ ہی (کی عبادت) کے لیے ہیں، تو اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔“

اور فرمایا:

وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اٰنَا... سورة الكافرون ١١٧ ...

”جو شخص اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو پکارے جس کی کوئی دلیل اس کے پاس نہیں، پس اس کا حساب تو اس کے رب کے اوپر ہی ہے۔ بے شک کافر لوگ نجات سے محروم ہیں۔“

اور فرمایا:

ذِكْرُ اللّٰهِ رُحْمٌ لِّمَنْ اٰنَا... سورة الفاطر ١٣... اِنَّ تَدْعُوهُمْ لِيَسْمَعُوْا دَعْوٰكُمْ وَاَنْتُمْ لَسَمْعٰنَا اَسْتَجِيبُوْا لَكُمْ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ١٤ ... سورة الفاطر

یہی ہے اللہ تم سب کا پاپے والا اسی کی سلطنت ہے۔ جنہیں تم اس کے سوا پکار رہے ہو وہ تو لہجور کی مٹھلی کے چھلکے کے بھی مالک نہیں (13) اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری پکار سنتے ہی نہیں اور اگر (بالفرض) سن بھی لیں تو ”فریادرسی نہیں کریں گے، بلکہ قیامت کے دن تمہارے اس شرک کا صاف انکار کر جائیں گے۔ آپ کو کوئی حق تعالیٰ جیسا خبردار خبریں نہ دے گا۔“

مذکورہ بالا آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کی وضاحت کر دی ہے کہ اللہ کے سوا کسی کے لیے نماز پڑھنا اور قربانی کرنا، نیز مردوں، بتوں، درختوں پتھروں کو پکارنا یہ سب اللہ کے ساتھ شرک اور کفر کرنا ہے، اور اللہ کے سوا جن چیزوں کو پکارا جاتا ہے خواہ وہ نبی ہوں یا فرشتے، ولی ہوں یا جن، بت ہوں یا کچھ اور، انہیں پکارنے والوں کے نفع و نقصان کا کوئی اختیار نہیں، اور اللہ کو چھوڑ کر انہیں پکارنا شرک اور کفر ہے، ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی واضح کر دیا کہ اول تو یہ اپنے پکارنے والے کی پکار سن نہیں سکتے، اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو ان کا کچھ بنا نہیں سکتے۔

لہذا تمام مکلف جن اور انسان پر واجب ہے کہ وہ خود لیے کاموں سے بچیں اور دوسروں کو بھی ان سے دور رہنے کی تاکید کریں، اور کھول کر بیان کر دیں کہ یہ سب کام باطل اور رسولوں کی لائی ہوئی توحید و اخلاص کی دعوت کے منافی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلَقَدْ لَعْنَتْنَا لِمَنِ أَنْتُمْ رَسُولًا أَنْ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَبُوا الظَّالِمِينَ فَمَنْ مِّنْهُمْ مَّن بَدَىٰ لِلدِّينِ حَقَّتْ عَلَيْهِ الشَّلَاةُ فَمِ مَنِ الْإَرْضِ فَإِنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكذِبِينَ ۚ ۳۶ ... سورة النحل

ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو۔ پس بعض لوگوں کو تو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بعض پر گمراہی ثابت ہو گئی، پس تم خود زمین میں چل پھر کر دیکھ لو کہ ”جھٹلانے والوں کا انجام کیسا کچھ ہوا؟“

اور فرمایا:

وَمَا ارْتَلْنَا مِنْ قِبَلِكُمْ مِّنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ ۚ ۲۵ ... سورة الانبياء

”اور ہم نے آپ سے پہلے جو بھی پیغمبر بھیجے اس پر یہی وحی کرتے رہے کہ میرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تو میری ہی بندگی کرتے رہو۔“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ سال تک مکہ مکرمہ میں لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے، انہیں شرک سے ڈراتے اور کلمہ لا الہ الا اللہ کا مفہوم واضح کرتے رہے، تو کچھ لوگوں نے آپ کی دعوت قبول کی اور اکثر نے غرور و تکبر میں آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و فرمانبرداری کرنے سے انکار کر دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی اور وہاں انصار اور مہاجرین کے درمیان اللہ کی دعوت کو پھیلایا، اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور امراء اور بادشاہوں کے پاس خطوط لکھ کر ان کے سامنے اپنی دعوت اور لائی ہوئی شریعت کو واضح کیا، اور اس راہ میں پیش آنے والی تمام مصیبتوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے صبر کیا، یہاں تک کہ اللہ کا دین غالب ہوا اور لوگ اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہوئے، توحید کا یول بالا ہوا اور مکہ و مدینہ اور سارے جزیرہ عرب سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہاتھوں شرک کا خاتمہ ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوت دین کی ذمہ داری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سنبھالی اور اس کے لیے مشرق و مغرب میں جہاد کا پرچم لہرایا، یہاں تک کہ اللہ نے انہیں دشمنوں پر غلبہ عطا کیا، روئے زمین پر ان کی سلطنت قائم ہوئی، اور اللہ کے وعدے کے مطابق اس کا دین تمام دینوں پر غالب ہوا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَوْمَآذِي أَرْسَلْنَا رَسُولًا بِالدِّينِ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۙ ۹ ... سورة الصف

”وہ اللہ ہی جس نے پیغمبر کو ہدایت کی باتیں اور سچا دین دے کر اس لیے بھیجا کہ اس کو ہر دین پر غالب کر دے، گو مشرکوں کو بڑھائے۔“

اسی طرح بدعت اور شرک کے اسباب و وسائل میں سے وہ تمام کام بھی ہیں جو قبروں کے پاس کیے جاتے ہیں، مثلاً قبروں کے پاس نماز پڑھنا، قرآن کی تلاوت کرنا اور ان کے اوپر مسجد اوقیف تعمیر کرنا، یہ سارے کام بدعت، خلاف شرع اور شرک اکبر کا ذریعہ ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو، انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔) ”مستحق علیہ بروایت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا“

نیز صحیح مسلم میں جب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”سنو! تم سے پہلے کے لوگ اپنے نبیوں اور بزرگوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا کرتے تھے، خبردار تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا، میں تمہیں اس سے منع کرتا ہوں۔“

مذکورہ بالا دونوں حدیثوں اور اس مفہوم کی دیگر حدیثوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ یہود و نصاریٰ اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا کرتے تھے، اور پھر آپ نے اپنی امت کو ان کی مشابہت اختیار کر کے قبروں کو سجدہ گاہ بنانے، ان کے پاس نماز پڑھنے، یا قیام کرنے، یا قرآن کی تلاوت کرنے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ یہ سارے کام شرک کے اسباب و وسائل میں سے ہیں، اور لیے ہی قبروں پر عمارت اوقیف بنانا اور ان پر چادریں چڑھانا بھی شرک اور مردوں کے حق میں غلو کا سبب ہے، جیسا کہ یہود و نصاریٰ نے نیز امت حمیریہ کے جاہل عوام نے کیا، یہاں تک کہ انہوں نے مردوں کی عبادت کی، ان کے لیے قربانی کی، ان سے فریاد کیا، ان کے لیے نذر مانی اور ان سے بیمار کے لیے شفا اور دشمنوں پر فتح و غلبہ کا سوال کیا، اور یہ ساری باتیں اس شخص سے مخفی نہیں جس نے حسین، بدوی، شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، اور ابن عربی وغیرہ کی قبروں پر ان سب خرافات کا مشاہدہ کیا ہو۔

صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو چوناچ کرنے، ان پر بیٹھنے اور عمارت بنانے اور ان پر لکھنے سے منع فرمایا ہے، اور یہ ممانعت صرف اس وجہ سے ہے کہ یہ سارے کام شرک اکبر کا ذریعہ ہیں۔

لہذا تمام مسلمانوں پر خواہ مخو متیں ہوں یا افراد۔ واجب ہے کہ وہ شرک و بدعات سے دور رہیں اور جب انہیں دین کے کسی معاملے میں اشکال ہو جائے تو ان علماء سے دریافت کر لیں جو عقیدہ کی درستگی اور سلف صالحین کے

: نقش قدم پر چلنے میں مشہور و معروف ہیں، ہاں کہ وہ علم و بصیرت کے ساتھ اللہ کی عبادت کر سکیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَسَبِّحْ أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۚ ... سورة الأَنْبِيَاءِ

”اگر تم نہ جانتے ہو تو علم والوں سے پوچھ لو۔“

: اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص علم کی طلب میں کوئی رستہ چلے گا تو اللہ اس کے لیے اس کے بدلے جنت کا راستہ آسان کر دے گا۔“

: اور فرمایا:

”اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی صحیح سمجھ عطا کر دیتا ہے۔“

: اور یہ بات معلوم ہے کہ بندوں کی پیدائش بے مقصد نہیں، بلکہ انہیں ایک بڑی حکمت اور بہترین مقصد کے لیے پیدا کیا گیا ہے، اور وہ ہر چیز سے بے نیاز ہو کر صرف اللہ کی عبادت کرنا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا تَلْقَوْا مِنْ آلِ الْيَتِيمِ وَالْإِنْسِ وَالْإِنْسِ إِلَّا يَجْعَلُونَ ۖ ... سورة الذَّارِيَاتِ

”اور میں نے جن اور انسان کو اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری بندگی کریں“

نیز یہ بات بھی مسلم ہے کہ اس عبادت کی جان کاری کتاب و سنت کے اندر غور و تدبر کر کے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جن عبادت کا حکم دیا ہے ان کی معرفت کر کے، اور اشکال کے وقت اہل علم سے دریافت کر کے ہی حاصل ہوگی، پس اس طریقہ سے اللہ کی عبادت کی معرفت حاصل کی جائے گی جس کے لیے اللہ نے بندوں کو پیدا کیا ہے، اور مشروع طریقہ پر اسے ادا کیا جائے گا، اور اللہ کی رضا و خوشنودی اور اس کے کرم سے سرفرازی نیز اس کے غیض و عقاب سے نجات کا یہی واحد راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اپنی مرضی کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے، انہیں دین کی سمجھ عطا کرے، نیک اور بہترین لوگوں کو ان کا حاکم بنا لے، ان کے رہنماؤں کی اصلاح فرمائے، اور ان کے علماء کو اپنی دعوت و تعلیم اور نصیحت و ارشاد کی ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق دے۔

: شرک کی ایک قسم یہ بھی ہے کہ غیر اللہ مثلاً نبیوں کی، کسی کے سر کی، کسی کی زندگی کی، اور امانت اور بزرگی کی قسم کھائی جائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

(جبے قسم کھائی ہی ہو وہ اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے۔) (متفق علیہ)

جس نے اللہ کے سوا کسی چیز کی قسم کھائی اس نے شرک کیا“ اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح سند کے ساتھ امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

: اور فرمایا:

جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا“ اسے ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بسند صحیح ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

: اور فرمایا:

”جس نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں“

: اور فرمایا:

”لوگو! تم اپنے ماں یا پاپ کی اور شرکاء کی قسم نہ کھاؤ اور جب اللہ کی قسم کھاؤ تو سچ بات ہی پر کھاؤ۔“

اس مضموم کی اور بھی بہت ساری احادیث مروی ہیں۔

غیر اللہ کی قسم کھانا شرک اصغر ہے، لیکن اگر اس قسم سے اللہ کی تعظیم کی طرح غیر اللہ کی تعظیم مقصود ہو یا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ کے سوا نفع اور نقصان کا مالک ہے یا یہ کہ اس لائق ہے کہ اسے پرکارا جائے یا اس سے فریاد کی جائے، تو یہ شرک اکبر تک پہنچ سکتا ہے۔ شرک اصغر ہی کے قسم سے درج ذیل جملے بھی ہیں:

: جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے“ اور ”اگر اللہ اور فلاں نہ ہوتے“ اور ”یہ اللہ اور فلاں کی طرف سے ہے“ اس قسم کی تمام باتیں شرک اصغر ہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”یہ نہ کہو کہ جو اللہ چاہے اور فلاں چاہے، بلکہ یہ کہو کہ جو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے۔“

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر فلاں نہ ہوتا ”یا“ یہ اللہ کی طرف سے پھر فلاں کی طرف سے ہے“ تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہ اس صورت میں ہے جب وہ شخص اس کام کے حصول کا سبب ہو۔

: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور آپ سے عرض کیا

”جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں“ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: ”تم نے تو مجھے اللہ کا شریک بنا دیا بلکہ یوں کہو: جو صرف اللہ چاہے۔“

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے: ”جو صرف اللہ چاہے“ تو یہی افضل ہے، لیکن اگر ایسا کہہ دے ”جو اللہ چاہے پھر فلاں چاہے“ تو کوئی حرج نہیں، اس طرح سے تمام حدیثوں اور دلیلوں میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

ارکان اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

صفحہ: 9

محدث فتویٰ

